بسم اللہ الرحمن الرحیم

(225)

سلسلۂ

خطباتِ جمعہ

بہ عنوان

افسوس اور حسرت کا دن

حافظ محمد ابراہیم عمری

من جانب

جماعت اسلامی ہند

افسوس اور حسرت کا دن

اس دنیا میں انسان کو جو زندگی عطا ہوی ہے، وہ درحقیقت آخرت کی تیاری کا وقفہ ہے۔ جو شخص اس وقفے کو غنیمت جان کر اس کے ایک ایک لمحے کو نیک کاموں میں صرف کرے گا، وہ آخرت میں کامیاب ہوگا، اور جو زندگی کے قیمتی لمحات کو ضائع کرے گا اور گناہوں میں، بداعمالیوں میں اور بے کار کاموں میں گزار دے گا، اس کی زندگی قیامت کے دن اس کے لیے ندامت کا باعث ہوگی۔

قیامت کے ناموں میں سے ایک نام 'یوم الحسرۃ' ہے، یعنی افسوس کا دن۔ فرمایا:

وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (مریم: ۳۹) ''آپ انھیں حسرت کے دن سے ڈرائیے، جب فیصلہ صادر ہو جائے گا اور یہ لوگ ابھی غفلت میں پڑے ہیں اور ایمان نہیں لا رہے ہیں''۔

مراحل: آخرت کے مختلف مراحل ہیں۔ زندگی کے قیمتی لمحات کو ضائع کرنے پر انسان کو آخرت کے ہر مرحلے میں افسوس ہوگا۔ وہ التجا کرے گا کہ اسے اپنی آخرت سنوارنے کا ایک اور موقع مل جائے، مگر اس کی یہ تمنا پوری نہیں ہوگی۔

پہلا مرحلہ: ندامت کا یہ مرحلہ اس کی موت سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ جب انسان موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لے گا تو آرزو کرے گا کہ اسے ایک مرتبہ دنیا میں بھیجا جائے، تاکہ وہ نیک بن جائے۔ سورۂ مومنون میں فرمایا گیا:

حَتّٰى إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ۔ (المومنون: ۹۹/۱۰۰) ''یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت قریب ہوتی ہے تو کہنے لگتا ہے: پروردگار! مجھے دنیا میں دوبارہ لوٹا دے، تاکہ جس دنیا کو میں چھوڑ آیا ہوں، وہاں جا کر عمل صالح کروں''۔

انسان کو مال سے بڑی محبت ہوتی ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخیلی کرتا ہے، مگر جب وہ موت کے فرشتوں کو دیکھ لے گا تو سب سے پہلے انفاق کی تمنا کرے گا، جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

وَأَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا

أَخَّرۡتَنِیۡٓ اِلٰٓی أَجَلٍ قَرِیۡبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَکُنۡ مِّنَ الصَّالِحِیۡنَ ۔(المنافقون:۱۰)''اور ہم نے تمھیں جو روزی دی ہے، اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو وہ کہنے لگے کہ میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مہلت اور کیوں نہ دی کہ میں صدقہ کر لیتا اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا''۔

دوسرا مرحلہ: قبر کا ہے۔قبر میں ہر انسان سے سوالات ہوں گے۔مومن ان کے صحیح جواب دے گا، جس کی وجہ سے اس کی قبر کشادہ کر دی جائے گی اور اس کی قبر میں جنت کی ایک کھڑکی کھول دی جائے گی۔فرشتے جب کافر اور مشرک سے سوالات کریں گے تو وہ ہر سوال کے جواب میں کہے گا: ہائے افسوس! میں نہیں جانتا۔اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہے گا:أَنۡ کَذَبَ عَبۡدِیۡ فَافۡرُشُوۡہُ مِنَ النَّارِ وَافۡتَحُوۡا لَہٗ بَابًا مِّنَ النَّارِ ۔''میرے بندے نے جھوٹ کہا، اس کے لیے آگ کا بستر بچھا دو اور اس کی قبر میں جہنم کی کھڑکی کھول دو''۔جس کی وجہ سے وہ سخت گرمی محسوس کرنے لگے گا اور اس کی قبر اس کے لیے اس قدر تنگ کر دی جائے گی کہ ایک طرف کی پھسلیاں دوسرے میں مل جائیں گی۔پھر ایک بدصورت آدمی اس کے پاس آئے گا، جس کے جسم سے بدبو نکل رہی ہوگی، وہ کہے گا:ھٰذَا یَوۡمُكَ الَّذِیۡ کُنۡتَ تُوۡعَدُ. أَبۡشِرۡ بِالَّذِیۡ یَسُوۡئُكَ ۔''یہ وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا تھا۔میں تمھارے لیے ایک غم ناک خبر لایا ہوں''۔وہ کہے گا: تم کون ہو؟ تمھارے خوف ناک چہرے سے برائی ٹپک رہی ہے۔وہ کہے گا:أَنَا عَمَلُكَ الۡخَبِیۡثُ ۔میں تمھارا برا عمل ہوں۔اس وقت گناہ گار بندہ کہے گا: رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ ۔اے میرے رب! تو قیامت قائم مت کر۔(تا کہ وہ اپنے برے اعمال کے بدلے سے بچ جائے)۔(صحیح الجامع الصغیر:1676)

تیسرا مرحلہ :جس وقت انسان جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا: رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میدانِ حشر میں جب سارے انسانوں کو جمع کیا جائے گا، اس وقت جہنم کو لایا جائے گا۔جہنم کے لیے ستر ہزار لگام ہوں گے اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ کر جہنم کو میدان حشر میں لے آئیں گے۔

اس وقت گناہ گار تمنا کرے گا کہ کاش! اس نے دنیا میں اپنے توشۂ آخرت کی طرف توجہ دی ہوتی۔

وَجِیۡٓءَ یَوۡمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ یَوۡمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ الۡاِنۡسَانُ وَأَنّٰی لَهُ الذِّکۡرٰی یَقُوۡلُ یٰلَیۡتَنِیۡ

قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۔(الفجر:22.23) ''اوراس دن جہنم سامنے لائی جائے گی،اس دن آدمی نصیحت قبول کرے گامگر اس وقت اسے نصیحت سے کیاحاصل ہوگا۔وہ کہے گا: کاش!میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجا ہوتا''۔

چوتھا مرحلہ :حشر کے میدان میں جب اہلِ جنت اوراہلِ جہنم کی نگاہوں کے سامنے موت کوذبح کیاجائے گا:حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے،اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

روزِ قیامت موت کوایک خوب صورت مینڈھے کی شکل میں لایاجائے گا۔جنت اورجہنم کے درمیان اسے کھڑاکیاجائے گا۔جنتیوں سے کہاجائے گا:کیاتم اسے جانتے ہو؟وہ کہیں گے:ہاں!ہم اچھی طرح جانتے ہیں ،یہ موت ہے۔پھرجہنمیوں سے پوچھاجائے گاتو وہ بھی کہیں گے:ہاں!ہم جانتے ہیں کہ یہ موت ہے۔پھراسے ذبح کردیاجائے گااورکہاجائے گا:اے جنتیو!تم ہمیشہ جنت میں رہوگے،اب تمھیں کبھی موت نہیں آئے گی۔پھرجہنمیوں سے کہاجائے گا:اے جہنمیو!تم ہمیشہ جہنم میں رہوگے،تمھیں اب کبھی موت نہیں آئے گی۔پھرآپ ﷺ نے سورۂ مریم کی یہ آیت(۳۹) تلاوت کی:

وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ.

''آپ انھیں حسرت کے دن سے ڈرایئے،جب فیصلہ صادرہوجائے گااور یہ لوگ ابھی غفلت میں پڑے ہیں اورایمان نہیں لارہے ہیں''۔(بخاری:4730)

مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس اعلان کے بعد جنتیوں کی خوشی میں اورجہنمیوں کے غم میں اضافہ ہوگا۔(مسلم:2849)ترمذی کی روایت میں ہے:''اگرکوئی شخص اس دن فرطِ خوشی سے مرجاتاتو جنتی مرجاتے اورفرطِ غم میں اگرکوئی ہلاک ہوتاتو جہنمی ہلاک ہوجاتے''۔(ترمذی:3156)

پانچواں مرحلہ :جس وقت لوگوں کے نامۂ اعمال تقسیم کیے جائیں گے:نیک لوگوں کوان کا نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیاجائے گا،جس سے وہ خوش ہوکراپنے احباب اوررشتے داروں سے کہیں گے:

هَاؤُمُ اقْرَأُوْا كِتَابِيَهْ اِنِّيْ ظَنَنْتُ أَنِّيْ مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَاضِيَةٍ ۔

(الحاقۃ:19,21)''یہ لو،میرانامہ اعمال پڑھو،مجھے یقین تھاکہ میں اپناحساب ضرور پاؤں گا،وہ ایک خوش گوارزندگی میں ہوگا''۔

اس کے برعکس جس کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ حسرت سے کہے گا:

یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتَابِیَهْ. وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ. یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَةَ . مَا اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ. هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطَانِیَهْ ۔(الحاقۃ:۲۵تا۲۹)''کاش! مجھے میرا نامۂ اعمال نہ دیا گیا ہوتا، اور مجھے معلوم نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ کاش! میری موت نے ہمیشہ کے لیے میرا قصہ تمام کر دیا ہوتا۔ میرا مال میرے کسی کام نہ آیا، پھر سلطنت بھی مجھ سے جاتی رہی''۔

چھٹا مرحلہ : جس وقت جہنمیوں کو جہنم میں داخل کیا جائے گا، اس وقت داروغۂ جہنم ان سے پوچھے گا: ''کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا''۔ تو وہ افسوس کے ساتھ کہیں گے:

بَلٰی قَدْ جَاءَنَا نَذِیْرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلَالٍ كَبِیْرٍ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْ اَصْحَابِ السَّعِیْرِ ۔(الملک: ۹تا۱۱)''ہاں! ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا، تو ہم نے جھٹلا دیا تھا اور کہا تھا کہ اللہ نے کوئی چیز نازل نہیں کی ہے۔ تم بڑی گم راہی میں پڑ گئے ہو۔ اور کہیں گے اگر ہم نے (رسولوں کی) بات سنی ہوتی، یا عقل سے کام لیا ہوتا تو ہم (آج) جہنمیوں میں نہ ہوتے''۔

ساتواں مرحلہ :جہنم میں داخلہ کے بعد: جس وقت گناہ گاروں کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا، وہ عذاب سے تنگ آ کر تمنا کریں گے کہ ایک مرتبہ انھیں دنیا میں بھیج دیا جائے، مگر ان کی یہ خواہش پوری نہیں ہوگی۔ سورۂ فاطر (آیت: ۳۷) میں فرمایا گیا:

وَهُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا رَبَّنَا اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ.

''اور وہ لوگ اس میں چیخیں ماریں گے اور کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال دے۔ ہم نیک عمل کریں گے، اس کے سوا جو ہم کرتے رہے تھے''۔

گناہ گار جن باتوں پر ندامت کا اظہار کریں گے، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ اپنے گناہوں اور کوتاہیوں پر: شیطان انسان کے سامنے گناہوں کو اس قدر خوش نما بنا کر پیش کرتا ہے کہ وہ گناہ سمجھتے ہوئے بھی اس کو ترک کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ سمجھانے کے باوجود وہ برائیوں سے باز نہیں آتا، مگر جب اللہ کے دربار میں پہنچ جاتا ہے تو وہ اپنی کوتاہیوں اور بداعمالیوں

پر کفِ افسوس ملنے لگتا ہے۔ارشاد ہے:

أَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يَاحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِيْنَ ۔(الشوریٰ:)''وہ آدمی کہے گا! ہائے افسوس! اس کوتاہی پر جو مجھ سے اللہ کے حق میں ہوتی رہی ہے، اور میں تو (اللہ کے رسول اور دین اسلام کا) مذاق اڑاتا رہا''۔

۲۔نیک اعمال نہ کرنے پر: دنیا میں انسان کو نیک عمل کے بے شمار مواقع میسر آتے ہیں مگر وہ اپنی غفلت اور بے پرواہی کی وجہ سے ان مواقع کو ضائع کرتا رہتا ہے۔قیامت کے دن جب وہ اپنے نامۂ اعمال میں نیکیوں کی کمی کو دیکھے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش! میں اپنی زندگی میں نیک اعمال کیا ہوتا۔ سورۂ فجر میں ارشاد ہے :يَقُوْلُ يَالَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۔(الفجر:23)''وہ کہے گا: اے کاش! میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجا ہوتا''۔

۳۔اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت نہ کرنے پر: رسولوں نے اللہ اور رسول کی اطاعت پر توجہ دلائی، مگر نافرمانوں نے ان کی بات ماننے کی بجائے ان کا مذاق اڑایا۔قیامت کے دن جب انھیں جہنم میں ڈالا جائے گا تو کہیں گے:

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَا أَطَعْنَا اللّٰهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُوْلَا.
(الأحزاب:66)''جس دن ان کے چہرے آگ میں پلٹے جائیں گے تو وہ کہیں گے: اے کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور رسول کی بات مانی ہوتی''۔

۴۔اچھائیاں قبول نہ ہونے پر: عمل کی قبولیت کے لیے ایمان، اخلاص اور اتباعِ رسول بنیادی شرطیں ہیں۔جو لوگ اچھے کام تو کریں مگر اُن میں اِس میں سے کوئی ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو ان کے اعمال قیامت کے دن ان کے لیے ندامت کا باعث ہوں گے۔سورۂ بقرہ میں فرمایا گیا:

كَذَالِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ۔ (البقرۃ:167)''اس طرح اللہ انھیں دکھائے گا کہ ان کے اعمال ان کے لیے باعث حسرت وندامت بن گئے''۔

۵۔بروں کو دوست بنانے پر: اس دنیا میں انسان کی گم راہی کا ایک بنیادی سبب بری صحبت ہے، کیوں کہ یہ اللہ کی یاد سے اور آخرت سے غافل کر دیتی ہے۔جو لوگوں بُرے دوستوں کی وجہ سے دین

اور آخرت کو برباد کرتے ہیں، انھیں قیامت کے دن اس دوستی پر افسوس ہوگا:

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِيْنٌ. وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ. حَتّٰى إِذَا جَاءَ نَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ (الزخرف:۳۶ تا ۳۸) ''اور جو رحمٰن کے ذکر سے آنکھیں بند کر لیتا ہے، ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی بن جاتا ہے، اور ایسے شیطان انھیں سیدھی راہ سے روک دیتے ہیں جب کہ وہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ ٹھیک راستے پر جا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو (اپنے ساتھی سے) کہے گا: کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی، تو تو بہت بُرا ساتھی نکلا ہے''۔

۶۔ نیک لوگوں کی صحبت ترک کرنے پر: جس طرح بروں کی صحبت کو اپنانے پر افسوس ہوگا اسی طرح نیک لوگوں کی صحبت ترک کرنے پر بھی انھیں افسوس ہوگا۔ سورۂ فرقان میں ارشاد ہے:

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يَالَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا۔ (الفرقان: 27) ''اس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کہے گا: کاش! میں نے رسول کے ساتھ ہی اپنی روش اختیار کی ہوتی''۔

قیامت کے دن اہل ایمان کو بھی حسرت ہوگی۔ زندگی میں اللہ نے انھیں نیک اعمال کے جو مواقع دیے تھے، ان سے مکمل طور پر فائدہ نہ اٹھانے پر وہ افسوس کا اظہار کریں گے۔ خصوصاً صحت مند لوگ بیماروں اور مصیبت زدہ لوگوں کے اجر و ثواب کو دیکھ کر تمنا کریں گے کہ کاش وہ بھی دنیا میں آزمائے گئے ہوتے تو آزمائشیں ان کے درجات کی بلندی کا ذریعہ بنتیں، جیسا کہ آپؐ نے فرمایا:

يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطٰى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِضِ۔ ''صحت مند لوگ قیامت کے دن دنیا میں بیماری یا مصیبت میں مبتلا لوگوں کے اجر و ثواب کو دیکھیں گے تو تمنا کریں گے کہ کاش! دنیا میں ہمارے جسم قینچیوں سے کاٹ دیے جاتے''۔ (ترمذی: باب ما من أحد یموت إلا ندم)

اللہ کا ذکر بڑی اہم عبادت ہے۔ نیک بندے جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کر سکے ہوں، قیامت کے

دن وہ اس مجلس پر افسوس کریں گے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

مَا مِنْ قَوْمٍ يَّقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِّثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً۔ (الصحیحۃ) ''لوگ جب کسی ایسی مجلس سے اٹھ جائیں ،جس میں وہ اللہ کا ذکر نہ کریں تو گویا کہ وہ کسی گدھے کی لاش کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں، اور یہ مجلس ان کے لیے حسرت کا باعث ہوگی''۔

رسول اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کی بھی بڑی فضیلت آئی ہے۔ جس مجلس میں اللہ کے رسول ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے ،وہ بھی اہلِ مجلس کے لیے افسوس کا باعث ہوگی۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ عَزَّوَجَلَّ وَيُصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ۔ (الصحیحۃ) ''لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کریں اور نبی پر درود نہ بھیجیں تو یہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن ندامت کا باعث ہوگی، اگر چہ وہ ثواب پانے کے لیے جنت ہی میں کیوں نہ داخل ہوں''۔

دین کی سربلندی کے لیے دشمنوں سے لڑتے ہوئے قتل ہونے والے کو شہید کہتے ہیں۔ شہید کا اللہ کے نزدیک بلند مقام ہے، مگر قیامت کے دن شہید بھی یہ تمنا کرے گا کہ اس کو بار بار دنیا میں جانے کا موقع ملے تاکہ اسے بار بار اللہ کی راہ میں شہادت کا موقع ملتا رہے۔

سورۂ بقرہ کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ جو اس کی تلاوت کا اہتمام کرتے ہیں، انھیں خیر و برکت حاصل ہوتی ہے اور وہ شیطان کے شر سے اور ہر طرح کی آفتوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس کے برعکس جو اس کا اہتمام نہیں کرتے ، قیامت کے دن وہ افسوس کریں گے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

اِقْرَأُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ۔ (مسلم:804) ''سورۂ بقرہ کی تلاوت کرو، کیوں کہ یہ برکت کا ذریعہ ہے اور اس کا ترک کرنا افسوس کا باعث ہوگا۔ جادوگر اس کی تلاوت کرنے والے کو نقصان نہیں پہنچا سکتے''۔

دنیا کی چند روزہ زندگی بندۂ مومن کے لیے نعمت ہے۔ اس کے ایک ایک لمحے کو آخرت کی تیاری میں صرف کرنے کی فکر ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ○○○

رابطہ کے ذرایع

D- 321, Dawat Nagar, Abul Fazl Enclave,
Jamia Nagar, Okhla, New Delhi.110025

+91-11-26951409, 26941401,26948341

9582050234,8287025094

raziulislam@jih.org.in

www. jamaateislamihind.org